© rasailojaraid.com

تم نے میری زندگی سے کوئی سبق نہ لیا!!

مولانا عبدالماجدؒ دریابادی

اگر آپ مسلمان اور سنی مسلمان ہیں تو حشر ونشر، روز قیامت پر ضرور آپ کو عقیدہ ہوگا، پھر اسی روز اگر شہید کربلا حضرت حسینؓ کا اور آپ کا سامنا ہوگیا اور وہ محرم کی بابت کچھ سوال آپ سے کر بیٹھے تو کیا آپ ان کو تشفی بخش اور معقول جواب دے سکیں گے، اگر امام مظلومؓ نے سوال کردیا کہ تم محرم میری توہین ورسوائی کے لئے مناتے تھے یا میری عزت و تعظیم کے لئے؟ میں نے دسویں محرم بھوک اور پیاس کی شدت کے ساتھ گزاری اور تم میرا نام لے کر اس روز خوب مزے مزے کے حلوے پکاتے اور کھاتے رہے اور خوب ٹھنڈے ٹھنڈے شربت پیتے اور پلاتے رہے! میں نے تو وہ سارا دن خدا کی یاد اور اللہ کی پکار میں گزارا اور تم اسی روز سارا وقت باجے اور جلوس کے اہتمام میں صرف کرتے رہے اور نفل نمازیں تو الگ رہیں، فرض نماز تک سے غافل رہے، میں نے شبِ شہادت عبادت حق اور یادِ الٰہی میں گزاری اور تم نے غضب یہ کیا کہ وہ ساری متبرک راتیں روشنی اور چراغاں کرنے، باجہ بجانے اور کاغذی مقبروں کے آگے سر جھکانے میں بسر کرتے رہے؟ یہ سب کچھ کرکے میرے عقیدوں سے اپنے عقیدوں کا، میرے عمل سے اپنے عمل کا، میری زندگی سے اپنی زندگی کا کوئی بھی واسطہ تم نے رکھا؟ اگر یہ سوال حشر کے دن شہیدوں کے سردار اور حق پرستوں کے پیشوا نے کردیا تو فرمائیے آپ کے پاس کوئی معقول جواب ہوگا؟

کیا جواب آپ دے سکیں گے جب امام مظلومؓ لاجواب کرنے کے لئے آپ سے پوچھیں گے کہ میرے نانا علیہ الصلوٰۃ والسلام صاف لفظوں میں تمہیں ماتم کرنے اور سینہ پیٹنے سے منع کر گئے تھے، پھر یہ کیا تھا کہ تم میرا نام لے کر ماتم کرنے اور سینہ پیٹنے لگے، میرے جدامجد کی شریعت نے نوحہ خوانی سے کھلے طور پر تمہیں روک دیا تھا، مگر تم میرے نام کی آڑ پکڑ کر نوحہ خوانی ومرثیہ خوانی کرتے رہے، میرے رسول برحق نے غیر خدا کی پرستش ہر طرح تم پر حرام کردی تھی، لیکن اس پر بھی تم اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے کاغذی مقبرے پر بہت سا روپیہ لگا لگا کر تیار کرتے رہے، ان پر چڑھاوے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چڑھاتے رہے اور ان سے اپنی منتیں، مرادیں مانگتے رہے؟ میری شہادت کے بعد میرے دشمنوں نے جلوس نکالا، باجہ بجایا، روشنی کی، تم نے بھی یہ سارے دستور اور طریقے اختیار کر لئے اور اپنے آپ کو میرا دوست اور محب کہتے تھے؟

کیسی حسرت وندامت ہوگی، اس گھڑی جب جوانانِ جنت کا وہ سرتاج آپ سے فرمائے گا کہ تم نے میری زندگی سے کوئی سبق نہ حاصل کیا، میرے نمونہ عمل کو اپنے لئے بالکل بیکار سمجھا، میری شہادت و جانبازی سے کوئی نصیحت نہ لی، میری سچائی کو ایک دل لگی سمجھا، میری حق پرستی کو تماشہ خیال کیا، میری جان ومال کی قربانی کو ایک کھیل یا سوانگ سے زیادہ وقعت نہ دی، میری راہ نہ اختیار کی اور میرے نام کو بدنام کیا، میرے طریقے پر نہ چلے اور میرے رہائش کی پردہ نشین بیویوں کے ناموں کو کوچہ و بازار میں خوب اچھالا اور میری طرح حق پر قائم رہ کر تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کرنے کی کوشش کبھی نہ کی اور تعریفوں کے غول کے آگے پیچھے ہونے پر آپس میں خوب لڑے؟......

☆......☆......☆

امام طحاویؒ اور صاحبِ بدائع الصنائع کی منقبت

امام طحاویؒ مذہب امام اعظمؒ ہی کے سب سے زیادہ عالم نہیں بلکہ دیگر مذاہب ائمہ کے بھی سب سے زیادہ واقف تھے، وہ امام شافعیؒ کے بیک واسطہ شاگرد تھے اور امام مالکؒ سے بدو واسطہ تلمذ رکھتے تھے اور امام اعظم ابوحنیفہؒ سے ان کو سہ واسطہ تلمذ کا فخر حاصل ہے۔ کتاب شرح معانی الآثار کے باب الحج میں موصوف نے تصریح کی ہے کہ امام احمدؒ سے بھی ان کو بیک واسطہ اجازت حاصل ہے، طحاویؒ مجتہد و مجدد ہیں جیسا کہ ابن الاثیر جزری نے لکھا ہے کہ وہ مجدد تھے، میں کہتا ہوں کہ شرح حدیث ان کا تجدیدی کارنامہ ہے وہ شرح حدیث میں مجمل حدیث کو بتاتے ہیں، حدیث کے غوامض ودقائق بیان کرتے ہیں، بحث وتحقیق کرتے ہیں، اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں اور اس انوکھے طریقے کے امام ہیں کیونکہ متقدمین صرف احادیث کو بطور سند ومتن روایت کرنے پر اکتفاء کرتے تھے، اور فیض الباری میں ہے کہ مالکیہ نے ان کی تصانیف سے حنفیہ کی نسبت زیادہ اعتناء کیا ہے۔

علامہ موصوف ملک العلماء ابوبکر بن مسعود کا شانی المتوفی ۵۸۷ھ کی کتاب ''بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع'' کی بہت تعریف کرتے تھے اور اسکے متعلق فرماتے تھے:

''عراقی فقہاء حنفیہ کی تالیفات میں خراسانی فقہاء حنفیہ کی نسبت زیادہ رسوخ واتقان پایا جاتا ہے، لیکن کتاب البدائع باوجود یکہ اس کا مؤلف ملک العلماء ابوبکر کاشانی خراسانی ہے مگر اس کی یہ کتاب اتقان وتثبت میں فقہاء میں سے فقہائے عراق کی مثل ہے بلکہ حسن ترتیب میں ہمارے فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ کی تمام کتابوں سے فائق ہے، یہ نہایت نادر المثال کتاب ہے، اگر کوئی عالم ژرف نگاہی اور دقت نظر سے اسکا مطالعہ کرے تو وہ فقیہ النفس بن جائے، یہ کتاب مدرس اور مؤلف کے لیے ''مغنی'' کی بنسبت زیادہ مفید ہے''۔

(نقدس انور: ۳۷۹)

© rasailojaraid.com